اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فَاتَّبِعُوْہُ

دین وشریعت کی بنیادیں

اور فقہی اصول وضابطے

قرآن کی روشنی میں

کتاب وسنت، انبیاء وصحابہ، اجماع وقیاس، اجتہاد وتقلید، افتاء واستفتاء، کفر واسلام، ایمان ونفاق، توحید وشرک، سنت وبدعت، قواعد شرعیہ وفقہیہ ودیگر اصولی مباحث قرآن کی روشنی میں

از افادات

فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب و ترتیب

محمد زید مظاہری ندوی استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

ادارہ افادات اشرفیہ دوبگا ہردوئی روڈ لکھنؤ

تفصیلات

نام کتاب : دین وشریعت کی بنیادیں اور فقہی اصول وضابطے

افادات: مفسر قرآن مفتی اعظم علامہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

انتخاب وترتیب : محمد زید مظاہری ندوی

صفحات : ۳۳۶

قیمت :

اشاعت اوّل : ۱۴۳۷ھ

ویب سائٹ.......... WWW.alislahonline.com

ملنے کے پتے

☆ دیوبند سہارنپور کے جملہ کتب خانے

☆ مدرسہ جامعہ خیر العلوم بورگاؤں خرد کھنڈوہ (ایم پی)

☆ ندوی بک ڈپو ندوہ لکھنؤ

☆ مکتبہ الفرقان، نظیر آباد لکھنؤ

☆ مکتبہ اشرفیہ ہردوئی

حامل ہو، مگر ساتھ ہی اس کو ایک شان ملکیت کی بھی حاصل ہو کہ عام انسانوں اور فرشتوں کے درمیان واسطہ اور رابطہ کا کام کر سکے، وحی لانے والے فرشتوں سے وحی حاصل کرے اور اپنے ہم جنس انسانوں کو پہنچائے، رسول میں ایک شان ملکیت کی بھی ہوتی ہے اس کی وجہ سے جنات کو بھی مناسبت ان سے ہو سکتی ہے۔

(معارف القرآن پ:۱۵، بنی اسرائیل ۵/۵۳۳)

نبی ورسول کی تعریف

رسول اور نبی کی تعریف میں متعدد اقوال ہیں، آیات مختلفہ میں غور کرنے سے جو بات احقر کے نزدیک محقق ہوئی وہ یہ ہے کہ ان دونوں کے مفہوم میں نسبت عموم و خصوص من وجہ کی ہے۔

رسول وہ ہے جو مخاطبین کو شریعت جدیدہ پہنچائے خواہ وہ شریعت خود اس رسول کے اعتبار سے بھی جدیدہ ہو، جیسے تورات وغیرہ، یا صرف ان کی امت کے اعتبار سے جدیدہ ہو جیسے اسماعیل علیہ السلام کی شریعت وہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قدیم شریعت ہی تھی، لیکن قوم جرہم جن کی طرف ان کو مبعوث فرمایا تھا ان کو اس شریعت کا علم پہلے نہ تھا، حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کے ذریعہ ہوا، اس معنی کے اعتبار سے رسول کے لیے نبی ہونا ضروری نہیں جیسے فرشتے کہ وہ رسول تو ہیں مگر نبی نہیں ہیں یا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ قاصد جن کو آیت قرآن ''اذا جاء المرسلون'' میں رسول کہا گیا ہے، حالانکہ وہ انبیاء نہیں تھے۔ (معارف القرآن ۶/۳۸)

نبی کی تعریف

نبی وہ ہے جو صاحبِ وحی ہو خواہ شریعت جدیدہ کی تبلیغ کرے یا شریعت قدیمہ کی

جیسے اکثر انبیاء بنی اسرائیل شریعت موسویہ کی تبلیغ کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک اعتبار سے لفظ رسول نبی سے عام ہے اور دوسرے اعتبار سے لفظ نبی بہ نسبت رسول کے عام ہے، جس جگہ یہ دونوں لفظ استعمال کئے گئے جیسا کہ آیات مذکورہ میں ”رَسُوْلًا نَبِیًّا“ آیا ہے، وہاں تو کوئی اشکال نہیں کہ خاص وعام دونوں جمع ہوسکتے ہیں کہ تضاد نہیں۔ لیکن جس جگہ یہ دو لفظ باہم متقابل آئے ہیں، جیسے ”وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ“ میں تو اس جگہ بقرینۂ مقام لفظ نبی کو خاص اس شخص کے معنی میں لیا جائے گا جو شریعت سابقہ کی تبلیغ کرتا ہے۔ (معارف القرآن ۶/۳۸- سورہ مریم ۱۹- آیت ۵۸)

نبی ورسول کا باہمی فرق

”مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ“ (احزاب، پ۲۲)

جمہور علماء کے نزدیک نبی اور رسول میں ایک فرق ہے وہ یہ کہ نبی تو ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو حق تعالیٰ اصلاح خلق کے لیے مخاطب فرمائیں، اور اپنی وحی سے مشرف فرمائیں، خواہ اس کے لیے کوئی مستقل کتاب اور مستقل شریعت تجویز کریں یا پہلے ہی کسی نبی کی کتاب وشریعت کے تابع لوگوں کو ہدایت کرنے پر مامور ہو، جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب وشریعت کے تابع ہدایت کرنے پر مامور تھے۔

اور لفظ رسول خاص اس نبی کے لیے بولا جاتا ہے جس کو مستقل کتاب وشریعت دی گئی ہو، اسی طرح لفظ نبی کے مفہوم میں بہ نسبت لفظ رسول کے عموم زیادہ ہے، تو آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے اور سب سے آخر میں ہیں خواہ وہ صاحب شریعت نبی ہوں یا صرف پہلے نبی کے تابع۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی جتنی

قسمیں اللہ کے نزدیک ہوسکتی ہیں، وہ سب آپ پر ختم ہوگئیں آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فھذہ الآیة فی انّہ لانبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الأولٰی لأن مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس بذلک وردت الاحادیث المتواترة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعة من الصحابة.

یعنی یہ آیت نص صریح ہے اس عقیدہ کے لیے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اور جب نبی نہیں تو بدرجۂ اولیٰ رسول بھی نہیں، کیونکہ لفظ نبی عام ہے اور لفظ رسول خاص ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جس پر احادیث متواترہ شاہد ہیں جو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کی روایت سے ہم تک پہنچی ہیں۔ (معارف القرآن ۷/۱۶۳، سورۂ احزاب)

عصمت انبیاء

"مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ. الخ"۔

(سورۂ آل عمران پ۳)

دنیا کی کوئی حکومت بھی اگر کسی شخص کو ایک ذمہ داری کے عہدے پر مامور کرتی ہے تو پہلے دو باتیں سوچ لیتی ہے۔

(۱) یہ شخص حکومت کی پالیسی کو سمجھنے اور اپنے فرائض انجام دینے کی لیاقت رکھتا ہے یا نہیں؟

(۲) حکومت کے احکام کی تعمیل کرنے اور رعایا کو جادہ وفاداری پر قائم رکھنے کی کہاں تک اس سے توقع کی جاسکتی ہے، کوئی بادشاہ یا پارلیمنٹ ایسے آدمی کو نائب السلطنت یا سفیر مقرر نہیں کرسکتی جس کی نسبت حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے یا اس